Fikr-o-Nasar (Islamabad) 12:8 (1975)

اردو تراجم و تفاسیر قرآن

(۳)

محمد مسعود احمد

چودھویں صدی ھجری کی تفاسیر قرآن

(۱۳۰۱ھ-۱۹۳۲ء تا ۱۳۸۸ھ-۱۹۶۸ء)

(۱) ۱۳۰۱ھ/۱۹۳۲ء میں ابو محمد مصلح نے جزوی تفسیر لکھی جو حیدرآباد دکن سے شائع ھوئی۔ (۲) موصوف نے قرآن پاک کے علیحدہ علیحدہ پاروں کی تفسیر ''بچوں کی تفسیر'' کے نام سے بھی لکھی ھے جو حیدرآباد دکن سے شائع ھوچکی ھے۔ (۳) سنہ مذکور ھی میں حکیم محمد عبدالحکیم کی تفسیر سورہ یوسف ''حسن یوسف'' کے نام سے لکھنؤ سے شائع ھوئی (۹×۹، ص ۱۴۸) (۴) ۱۳۰۲ھ/۱۹۳۳ء میں محمد یحیی کاندھلوی کی ''الکوکب الدری'' دھلی سے شائع ھوئی۔ (۵) سنہ مذکور ھی میں رانی بیگم کی تفسیر سورۂ یوسف لاھور سے شائع ھوئی۔ (۶) ۱۳۰۲ھ/۱۹۳۳ء میں سید آغا حسن کی ذیل البیان فی تفسیرالقرآن آگرے سے شائع ھوئی۔ (۷) ۱۳۰۲ھ/۱۹۳۳ء میں حکیم احمد شجاع نے ''افصح البیان فی مطالب القرآن لکھی۔ یہ پارۂ اول کی تفسیر ھے۔ (۸) سنہ ۱۳۰۳ھ/۱۹۳۴ء میں عطاء الرحمن صدیقی کی تفسیر سورۂ یوسف ''زبدة البیان اذکار محبوب کنعان'' کے نام سے دھلی سے شائع ھوئی (۸×۵، ص ۲۶۸) (۹) ۱۳۴۷ھ/۱۹۲۸ء اور ۱۳۰۴ھ/۱۹۳۵ء کے درمیان مولوی احمدالدین امرتسری نے تفسیر بیان الناس سات جلدوں میں مکمل کی جو امرتسر سے شائع ھوئی۔ یہ تفسیر ۹×۷ سائز کے تقریباً تین ھزار صفحات پر پھیلی ھوئی ھے۔ (۱۰) سنہ مذکور ھی میں محمد ابراھیم جوناگڑھی نے

تفسیر ابن کثیر کا ترجمہ ''تفسیر محمدی،، کے نام سے کیا - (۱۱) ۱۳۵۴ھ / ۱۹۳۵ع میں عبدالمجید باجوڑی نے تفسیر القرآن لکھی - (۱۲) سنہ مذکور ھی میں عبداللہ چکڑالوی کی برھان القرآن علی صلوۃ القرآن لاھور سے شائع ھوئی - (۱۳) سنہ مذکور ھی میں علی بخش پادڑی کی تفسیر القرآن لاھور سے شائع ھوئی - (۱۴) سنہ مذکور ھی میں عبداللطیف بھاولپوری کی دستورالارتقا (بنی اسرائیل) ربوہ سے شائع ھوئی - (۱۵) ۱۳۵۵ھ / ۱۹۳۶ء میں عبدالقادر ھزاروی کی تفریح الجنان فی تفسیر ام القرآن لاھور سے شائع ھوئی - (۱۶) ۱۳۵۵ھ/۱۹۳۶ء میں واحدہ خانم کی تفسیر پارہ عم ''مطالب القرآن،، کے نام سے بنگلور سے شائع ھوئی (۴ × ۷، ص ۹۴) (۱۷) سنہ مذکور ھی میں مولانا حمیدالدین فراھی کی عربی تفسیر ''نظام القرآن،، سے سورہ لہب کا ترجمہ مولانا امین احسن اصلاحی نے کیا جو سرائے میر اعظم گڑھ (یوپی) سے شائع ھوا - (۵ × ۷، ص ۷۴) (۱۸) سنہ مذکور ھی میں راحت حسین گوپال پوری نے ''تفسیر انوارالقرآن،، کے نام سے ایک جزوی تفسیر لکھی جس کی پانچ جلدیں جو سورۂ بقر تک کی تفسیر پر مشتمل ھیں صوبہ بہار سے شائع ھوئیں - یہ تمام جلدیں ۱۰ × ۶ سائز کے تقریباً دو ھزار صفحات پر پھیلی ھوئی ھیں - (۱۹) ۱۳۵۷ھ / ۱۹۳۸ع میں عبدالرحمن رحمانی کا ترجمہ جواھر التفسیر (جلد اول) عمر آباد سے شائع ھوا - (۲۰) ۱۳۵۷ھ/ ۱۹۳۸ع میں مولانا قاسم نانوتوی کے پوتے مولانا محمد طاھر نے ''تفسیر منظوم آیۂ کعبہ،، لکھی جو سنہ مذکور ھی میں دھلی سے شائع ھوئی (۵ × ۷، ص ۱۰۴) موصوف نے ایک اور جزوی تفسیر بھی لکھی ھے - (۲۱) سنہ مذکور ھی میں شاہ عین الحق پھلواری کی تفسیر سورۂ ق احمد حبیب ندوی نے شائع کی - (۲۲) ۱۳۵۸ھ/ ۱۹۳۹ع میں ظہور احمد وحشی کی تفسیر سراج المبین (سورۂ یسین) شائع ھوئی - (۲۳) سنہ مذکور ھی میں غلام حسین نیازی پشاوری کی تفسیر مطالب قرآن موسومہ بہ ''حسن بیان،، لاھور سے شائع ھوئی - (۲۴) ۱۳۵۹ھ / ۱۹۴۰ع میں شیخ اکرام محمد کی تفسیر سورہ بقرہ دھلی سے

شائع ہوئی۔ (۲۵) سنہ ۱۳۵۹ھ/ ۱۹۴۰ع میں مرزا بشیرالدین محمود کی ''تفسیر کبیر'' قادیان سے شائع ہوئی۔ (۲۶) سنہ ۱۳۶۰ھ/۱۹۴۱ع کے قریب قاضی عبدالمجید قرشی نے پارہ اول کی تفسیر ''درس قرآن'' کے نام سے لکھی جو لائل پور سے شائع ہوئی۔ (۷×۵، ص ۳۰۶) (۲۷) سنہ ۱۳۶۰ھ/ ۱۹۴۱ع اور سنہ ۱۳۶۹ھ/ ۱۹۴۹ع کے درمیان غلام احمد پرویز کی معارف القرآن، چار جلدوں میں شائع ہوئی۔ پانچویں جلد بھی جو دو حصوں پر مشتمل ہے شائع ہوچکی ہے۔ یہ تفسیر قرآنی ترتیب سے نہیں بلکہ موضوعاتی ترتیب سے لکھی گئی ہے۔ (۲۸) ۱۳۶۱ھ/ ۱۹۴۲ع میں عبدالرحیم کی جواہرالعلوم شائع ہوئی۔ (۲۹) سنہ مذکور ہی میں خواجہ حسن نظامی کی تفسیر جہاں‌گیر (پارۂ عم) دہلی سے شائع ہوئی۔ (۳۰) سنہ مذکور ہی میں سید عبداللہ کی تفسیر مقبول (مختلف سورتیں) بمبئی سے شائع ہوئی۔ (۳۱) علامہ حسام‌الدین فاضل کی جزوی تفسیر ''تفسیر فاضل'' کے نام ۱۳۶۱ھ/ ۱۹۴۲ع میں حیدرآباد دکن سے شائع ہوئی۔ (۴×۶، ص ۳۲) (۳۲) ۱۳۶۲ھ/ ۱۹۴۳ع میں اقبال جاتم کی تفسیرالقرآن بہ آیات‌القرآن لاہور سے شائع ہوئی۔ (۳۳) ۱۳۶۳ھ/ ۱۹۴۴ع میں غلام‌اللہ کی تفسیر جواہرالقرآن راولپنڈی سے شائع ہوئی۔ (۳۴) ۱۳۶۳ھ/۱۹۴۴ع میں گجرات کے مشہور عالم مفتی احمد یارخان نے اپنی تفسیر نعیمی کی پہلی جلد گجرات سے شائع کی۔ یہ پہلے پارے کی تفسیر ہے اور اس کا تاریخی نام اشرف التفاسیر (۱۳۶۳ھ) ہے۔ ۱۰×۱۲ سائز کے ۵۲۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ (۳۵) ۱۳۶۴ھ میں احسن یار جنگ کی تبویب القرآن، حیدرآباد دکن سے شائع ہوئی۔ (۳۶) ۱۳۶۴ھ/ ۱۹۴۴ع میں عبدالسلام قدوائی نے پارہ اول کی تفسیر ''قرآن مجید کی پہلی کتاب'' کے نام سے قلم بند کی جو سنہ مذکور ہی میں لکھنؤ سے شائع ہوئی۔ (۶×۵، ۱۰۵) ۔ (۳۷) ۱۳۶۴ھ/ ۱۹۴۴ع میں حافظ خلیق کا ترجمہ سورہ کہف تفسیری حواشی کے ساتھ شائع ہوا۔ (۳۸) ۱۳۶۵ھ/ ۱۹۴۵ع میں عبدالعلیم ساحل کی تفسیر پارہ عم

کراچی سے شائع ہوئی۔ (۳۹) ۱۳۶۵ھ/۱۹۴۵ع میں ادارہ دارالاسلام امرتسر کی جانب سے پارہ عم کی تفسیر شائع ہوئی۔ (۸ × ۵، ص ۹۶)۔ (۴۰) سنہ مذکور ھی میں شاہ ولی‌اللہ کی تفسیر سورہ مزمل کا اردو ترجمہ لاھور سے شائع ھوا۔ (۴۱) ۱۳۶۶ھ/۱۹۴۶ع میں غلام دستگیر رشید کی تفسیر قرآن (فاتحہ) حیدرآباد دکن سے شائع ہوئی۔ (۴۲) سنہ مذکور ھی میں غلام ربانی کا ترجمہ سورہ اخلاص (ابن تیمیہ) لاھور سے شائع ھوا۔ (۴۳) سنہ مذکور ھی میں محمد حسن نقوی کی تفسیر تاویل‌القرآن فی غایۃالبرھان، لاھور سے شائع ہوئی۔ (۴۴) ۱۳۶۷ھ/۱۹۴۷ع میں عبیداللہ سندھی کی جنگ انقلاب (قتال) لاھور سے شائع ہوئی۔ (۴۵) سنہ مذکور ھی میں موصوف کی عنوان انقلاب (فتح) لاھور سے شائع ہوئی۔ (۴۶) سنہ مذکور ھی میں خواجہ دل محمد کی تفسیر سورہ فاتحہ لاھور سے شائع ہوئی۔ (۴۷) ۱۳۶۸ھ/۱۹۴۸ع میں عبدالحق فاروقی کی تفسیرالقرآن دھلی سے شائع ہوئی۔ (۴۸) سنہ مذکو ھی میں انتظام‌اللہ شہابی کی تفسیرالقرآن دھلی سے شائع ہوئی۔ (۴۹) سنہ مذکور ھی میں رحیم‌الدین کی پارہ عم کی قرآنی کرنیں حیدرآباد دکن سے شائع ہوئی۔ (۵۰) ۱۳۶۸ھ/۱۹۴۸ع میں تقسیم ھند کے بعد محمد حسین کی ''مضامین القرآن،، مسمی بہ ''تسہیل الفرقان،، کراچی سے شائع ہوئی (۱۰ × ۶، ص ۵۲۰)۔ (۵۱) ۱۳۶۹ھ/۱۹۴۹ع میں عبدالعزیز کے حواشی تفسیر بیان‌القرآن لاھور سے شائع ہوئے۔ (۵۲) ۱۳۷۰ھ/۱۹۵۰ع میں فیروز الدین لاھوری کی تسہیل‌القرآن لاھور سے شائع ہوئی۔ (۵۳) ۱۳۷۰ھ/۱۹۵۰ع میں فیروزالدین روحی کی جزوی تفسیر پارہ اول کراچی سے شائع ہوئی (۱۰ × ۸، ص ۹۲)۔ (۵۴) سنہ مذکور ھی میں مولانا عبدالدائم جلالی کی جزوی تفسیر ''بیان السبحان،، کے نام سے دھلی سے شائع ہوئی۔ (۵۵) ۱۳۷۱ھ/۱۹۵۱ع میں مولانا ابوالاعلی مودودی کی تفسیر ''تفہیم‌القرآن،، کی پہلی جلد لاھور سے شائع ہوئی۔ دوسری جلد ۱۳۷۴ھ/۱۹۵۴ع میں شائع ہوئی۔ تیسری،

چوتھی اور پانچویں جلدیں بھی شائع ہو چکی ھیں - (اس تفسیر کے بعض حصوں کا مختلف زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے - مثلاً انگریزی، عربی، ھندی، پشتو، سندھی، مرھٹی، گجراتی، وغیرہ - بعض دوسری زبانوں میں ترجمے کا کام جاری ہے -) (۵٦) ۱۳۷۱ھ/۱۹۵۱ء میں عبدالعزیز فضل الرحمن کی عزیز البیان فی تفسیرالقرآن لاھور سے شائع ھوئی - (۵۷) سنہ مذکور ھی میں یعقوب الرحمن عثمانی کی "تفسیر فیض الرحمان،" حیدرآباد دکن سے شائع ھوئی - (۵۸) مولوی احمد سعید دھلوی کی بعض جزوی تفاسیر شائع ھوئیں مثلاً تفسیر سورہ یوسف (۱۳۷۱ھ/۱۹۵۱ء، دھلی) (۵۹) تفسیر سورہ بنی اسرائیل (۱۳۷۲ھ ۱۹۵۲ء (٦۰) سنہ مذکور ھی میں تفسیر سورہ کہف شائع ھوئی - (٦۱) ان جزوی تفاسیر کے علاوہ مکمل تفسیر بھی ۱۹۵۲ء میں دھلی سے شائع ھوچکی ہے - (٦۲) سنہ ۱۳۷۲ھ/۱۹۵۲ء میں مولوی احمد حسن فاضل نے "تفسیر جدید،" کے نام سے ایک تفسیر لکھی جس کا مسودہ نیشنل میوزیم کراچی میں محفوظ ہے - یہ مکمل قرآن کی تفسیر ہے - (٦۳) سنہ مذکور ھی میں نور احمد اصح المطابع نے تفسیر ابن کثیر کا ترجمہ پانچ جلدوں میں شائع کیا - یہ تفسیر ۱۰ × ٦ سائز کے تقریباً ڈھائی ھزار صفحات پر پھیلی ھوئی ہے - (٦۴) ۱۳۷۲ھ/۱۹۵۲ء میں محبوب ککے زئی کی تفسیرالقرآن (پارہ اول منظوم) لاھور سے شائع ھوئی - (٦۵) ۱۳۷۳-۴ھ/۱۹۵۳ء میں محمد ابراھیم سیالکوٹی کی نجم الھدی فی تفسیر سورۃ النجم، عرائس البیان (رحمن) انوار ساطعہ (واقعہ) واضح البیان (فاتحہ) تیصیرالرحمن فی تفسیرالقرآن (پارۂ اول تا سوم) شائع ھوئی ہے - (٦٦) ۱۳۷۳ھ/۱۹۵۳ء میں احمد شجاع الایوبی کی افصح البیان فی مطالب القرآن (۵ پارے) لاھور سے شائع ھوئی - (٦۷) سنہ مذکور ھی میں محمد سعید نے قرآن مجید محشی و مترجم کراچی سے شائع کیا - (٦۸) سنہ مذکور ھی میں مولانا محمد احمد ابوالحسنات نے تفسیر الحسنات لکھی (٦۹) سنہ ۱۳۷۳ھ/۱۹۵۳ء میں مولانا عبدالماجد دریابادی کی تفسیر ماجدی کی ابتدائی

تین جلدیں لاہور سے شائع ہوئیں (تا سورہ نحل) مؤلف مذکور چونکہ علوم عربیہ اور علوم جدیدہ سے واقف ہیں، اس لئے ان کی تفسیر میں جدید تحقیقات سے بھی استفادہ کیا گیا ہے، پڑھے لکھے طبقے میں بہت مقبول ہے، مؤلف ممدوح پہلے انگریزی میں تفسیر لکھ کر خراج تحسین حاصل کرچکے ہیں تفسیر ماجدی ۱۹۶۲ء میں تاج پریس کراچی سے مکمل دو جلدوں میں شائع ہوچکی ہے۔ (۷۰) ۱۳۷۴ھ/۱۹۵۴ء میں تفسیر بیضاوی شریف (آل عمران) کا اردو ترجمہ کیا گیا۔ ایک نسخہ (غالباً قلمی) اسلامیہ کالج پشاور لائبریری میں موجود ہے۔ (۷۱) ۱۳۷۵ھ/۱۹۵۵ء میں محمد عبدالمصطفی ازہری کی تفسیر ازہری (جلد اول پانچ پارے) کراچی سے شائع ہوئی۔ (۷۲) سنہ مذکور ہی میں محمد عتیق فرنگی محلی کی تفسیر پارہ اول لکھنؤ سے شائع ہوئی۔ (۷۳) سنہ ۱۳۷۵ھ/۱۹۵۵ء میں مولانا امین احسن اصلاحی نے اپنے استاد مولانا حمیدالدین فراہی کی عربی تفسیر نظام القرآن سے بعض سورتوں کا اردو میں ترجمہ کرکے مجموعہ تفاسیر فراہی کے نام سے لاہور سے شائع کیا۔ (۱۰ × ۶، ص ۲۰۵) (۷۴) سنہ ۱۳۷۵ھ/۱۹۵۵ء میں مولوی عبدالقدیر صدیقی کی تفسیر صدیقی کی ابتدائی دو جلدیں ادارہ اشاعت تفسیر صدیقی۔ کراچی کی طرف سے شائع ہوئیں۔ ان جلدوں میں ابتدائی دس پاروں کی تفسیر ہے۔ ہر جلد میں پانچ پاروں کی تفسیر ہے اس طرح یہ تفسیر چھ جلدوں میں مکمل ہوگی اس کے مسودات ادارے کے پاس محفوظ ہیں۔ (۷۵) ۱۳۷۶ھ/۱۹۵۶ء میں حافظ محمد یعقوب کا آسان درس قرآن (ناس تا والتین) کلسنی سے شائع ہوا۔ (۷۶) سنہ ۱۳۷۷ھ/۱۹۵۷ء میں مرزا بشیرالدین کی ایک تفسیر ''تفسیر صغیر'' کے نام سے ربوہ سے شائع ہوئی۔ یہ دو مجلدات پر مشتمل ہے (جلد اول ۱۰ × ۶، ص ۱۳۲۶ اور جلد دوم، ص ۱۳۰۴) (۷۷) سنہ ۱۳۸۰ھ/۱۹۶۰ء میں مولانا امین احسن اصلاحی کی تفسیر سورہ فاتحہ لاہور سے شائع ہوئی (۹ × ۶ ص ۳۶)۔ (۷۸) سنہ مذکور ہی میں تفسیر مظہری کے آخری دو پاروں کا اردو ترجمہ

مولانا عبدالدائم جلالی نے کیا جو دہلی سے شائع ہوا (۹ × ۱۲، ص ۶۰۰)۔
پھر ۱۳۸۱ھ/۱۹۶۱ع میں ابتدائی تین جلدیں چھٹے پارے تک شائع ہوئیں
یہ جلدیں ۶ × ۱۲ سائز کے تقریباً ۱۷۰۰ صفحات پر مشتمل ہیں۔ ۱۹۶۷ع
تک ۶ جلدیں (صفحات ۳۲۸۴) شائع ہو چکی تھیں جو مجموعی طور پر ۱۳
پاروں پر مشتمل ہیں۔ (۷۹) ۱۳۸۰ھ/۱۹۶۰ع میں امداد حسین کاظمی کی
تفسیر القرآن المبین مع ترجمہ تفسیر المتقین لاہور سے شائع ہوئی۔ (۸۰) ۱۳۸۱ھ/
۱۹۶۱ع میں محمد شفیق اللہ کا سائنٹفک قرآن، کراچی سے شائع ہوا۔ (۸۱)
۱۳۸۲ھ/۱۹۶۲ع میں محمد ظہورالحسن ظہور کا منظوم ترجمہ، سورۂ فاتحہ
شائع ہوا۔ (۸۲) سنہ مذکور ہی میں محمد ارشد خان بھٹی کا ترجمہ و تفسیر
سورۃالبقر لاہور سے شائع ہوا۔ (۸۳) سنہ مذکور ہی میں سید محمد اشرف
جیلانی کچھوچھوی کی تفسیر سورۃ فاتحہ ماہنامہ پاسبان (الہ آباد) کے مئی
اور جون کے شماروں میں شائع ہوئی۔ (۸۴) ۱۳۸۳ھ/۱۹۶۳ع میں پیر معین
الدین احمد کا خلاصہ تفسیر کبیر (از مرزا بشیرالدین محمود) مخزن معارف
کے نام سے شائع ہوا۔ (۸۵) ۱۳۸۴ھ/۱۹۶۴ع میں محمد فیض احمد اویسی
کی ''تفسیر فیوض الرحمن،، (سورۃ فاتحہ ترجمہ اردو تفسیر روح البیان از شیخ
اسمعیل) شائع ہوئی۔ (۸۶) ۱۳۸۴ھ/۱۹۶۴ع میں عبدالحئی کی آسان
تفسیر، رام پور سے شائع ہوئی۔ (۸۷) ۱۳۸۴ھ/۱۹۶۴ع میں پیر کرم شاہ
کی تفسیرضیاءالقرآن (جلد اول تا سورۂ توبہ) لاہور سے شائع ہوئی۔ (۸۸) سنہ
مذکور ہی میں محمد داؤد راز نے حواشی قرآن تحریر کئے جو دہلی سے شائع
ہوئے۔ (۸۹) ۱۳۸۵ھ/۱۹۶۵ع میں دانش فرازی کی آیت فطرت (فاتحہ
منظوم) مدراس سے شائع ہوئی۔ (۹۰) سنہ مذکور ہی میں ظہورالباری اعظمی
کا ترجمہ تفسیر جامع البیان (ابن جریر م - ۳۱۰ھ) دیوبند سے شائع ہوا۔ (۹۱) سنہ
مذکور ہی میں انیس احمد کی تفسیر سورۂ کوثر لاہور سے شائع ہوئی۔ (۹۲) ۱۳۸۶ھ/
۱۹۶۶ع میں مفتی اعجاز ولی خان نے ''تنویرالقرآن علی کنزالایمان،، کے

نام سے ایک تفسیر لکھی۔ (۹۳) سنہ مذکور ھی میں محمد ایوب دھلوی کی تفسیر سورہ والتین کراچی سے شائع ھوئی۔ (۹۴) سنہ مذکور ھی میں خدا بخش رشدی کی تفسیر رشدی (پارہ اول) دائرۂ شیر آباد سے شائع ھوئی۔ (۹۵) سنہ مذکور ھی میں عابد القادری کی آسان تفسیر (عم) حیدرآباد دکن سے شائع ھوئی۔ (۹۶) سنہ مذکور ھی میں پیر غلام وارث کی تبیان القرآن ۵ جلدوں میں (سورہ یسین تک) لاھور سے شائع ھوئی۔ مزید ایک پارے کی تفسیر کا مسودہ صاحب زادہ محمد احتشام وارث کے پاس محفوظ ھے۔ (۹۷) ۱۳۸۷ھ/۱۹۶۷ع میں پروفیسر نورالحق کی تفسیر قرآن ماھنامہ الرحیم (حیدرآباد سندھ) میں قسط وار شائع ھوتی رھی۔ بعض چھوٹی سورتوں مثلاً علق، مزمل، مدثر، وغیرہ کی تفسیر شائع ھوچکی ھے۔ (۹۸) سنہ مذکور ھی میں عبدالصمد صارم کی تفسیر سورہ فاتحہ شائع ھوئی۔ (۹۹) سنہ مذکور ھی میں نصیر شاہ و رفیع اللہ نے مجموعہ تفاسیر کراچی سے ابو مسلم اصفہانی کا اردو ترجمہ کیا جو سنہ مذکور میں لاھور سے شائع ھوا۔ (۱۰۰) ۱۳۸۸ھ/۱۹۶۸ع میں منظور احمد کا ترجمہ و تفسیر (انعام، مائدہ، اعراف)، لاھور سے شائع ھوا (۱۰۱) سنہ مذکور ھی میں حامد حسن بلگرامی کی تفسیر فیوض القرآن کی پہلی جلد لاھور سے شائع ھوئی۔ باقی مجلدات بھی شائع ھو رھی ھیں۔ (۱۰۲) سنہ مذکور ھی میں بشیر احمد ازھر میرٹھی کی مفتاح القرآن (فاتحہ) مکرم پور سے شائع ھوئی۔ (۱۰۳) مولوی سعد حسن یوسفی کی تفسیر اعجازالقرآن فی اسرار البیان کی پہلی جلد حیدرآباد سندھ سے شائع ھوئی۔

دوسرا حصہ — تراجم قرآن

مقالہ کے ابتدائی چار ابواب میں جزوی اور مکمل تفاسیر قرآن کا جائزہ لیا گیا ھے۔ مقالے کے آخری دو ابواب میں اردو تراجم قرآن کا اجمالی جائزہ ھے۔

جیسا کہ عرض کیا گیا کہ اردو تفاسیر کا آغاز دسویں صدی ہجری میں ہو چکا تھا۔ لیکن خالص تراجم کا آغاز تیرھویں صدی ہجری میں ہوا ہے۔ اس لئے ہم تراجم قرآن کا جائزہ تفاسیر کے بعد لے رہے ہیں۔ تیرھویں صدی ہجری میں مندرجہ ذیل تراجم نظر آتے ہیں۔ یہ ان تراجم کے علاوہ ہیں جو تفاسیر کے ساتھ بعض مفسرین نے کئے ہیں۔

تیرھویں صدی ہجری کے تراجم قرآن

(۱۳۰۰ — ۱۲۰۱ھ ۱۸۸۲ — ۱۷۸۶ع)

(۱) ۱۲۰۰ھ/۱۷۸۵ع میں عبدالعلی بلگرامی نے ترجمہ آیات قرآنی مرتب کیا جس کا قلمی نسخہ کتب خانہ سالار جنگ، حیدرآباد دکن میں موجود ہے۔ (۲) تقریباً ۱۲۰۳ھ/۱۷۸۸ع میں شاہ رفیع الدین دھلوی نے ترجمہ کیا جو ۱۲۵۴ھ/۱۸۳۸ع میں سب سے پہلے کلکتے سے شائع ہوا۔ (۳) ۱۲۰۵ھ/۱۷۹۰ع میں شاہ عبدالقادر دھلوی نے اپنا ترجمہ مکمل کیا، اس کا ایک نایاب قلمی نسخہ مکتوبہ سنہ مذکور کتب خانہ ادارہ ادبیات اردو، حیدرآباد دکن میں موجود ہے (نمبر ۹۶۱) (۴) ۱۲۱۶ھ/۱۸۰۱ع سے قبل حکیم محمد شریف خان نے ایک ترجمہ کیا۔ اس کا قلمی نسخہ حکیم محمد احمد خان دھلوی کے پاس تھا، مولوی عبدالحق مرحوم نے موصوف ھی کے پاس دیکھا تھا۔ بعد میں حکیم محمد جمیل مرحوم (ابن حکیم اجمل خان) کی تحویل میں چلا گیا تھا۔ انھوں نے نہ معلوم کس کو دے دیا۔ اس طرح یہ نادر ترجمہ مفقودالخبر ہو گیا۔

(۵) ۱۲۱۷ھ/۱۸۰۲ع اور ۱۲۱۹ھ/۱۸۰۴ع کے درمیان مندرجہ ذیل حضرات نے مشترکہ کوشش سے فورٹ ولیم کالج، کلکتہ میں قرآن کریم کا ترجمہ مکمل کیا:-

(الف) مولوی امانت اللہ شیدا (ب) مولوی فضل اللہ (ج) میر بہادر علی حسینی (د) کاظم علی جوان (ہ) حافظ غوث علی۔

اس ترجمہ کا ایک مکمل نادر مخطوطہ کتب خانہ نواب سالار جنگ حیدرآباد دکن میں محفوظ ہے (نمبر ۵۲۷) (۶) ۱۲۴۵ھ/۱۸۲۹ع میں عبداللہ ہوگلی نے قرآن حکیم کا ترجمہ کیا۔ (۷) ۱۲۵۴ھ/۱۸۳۸ع میں شاہ رفیع الدین دھلوی کے ترجمہ قرآن کی جلد اول کلکتہ سے شائع ہوئی اور ۱۲۵۶ھ/۱۸۴۰ع میں دوسری جلد کلکتہ ھی سے شائع ہوئی۔ (۸) ۱۲۶۰ھ/۱۸۴۴ع میں امام الدین مسیحی نے قرآن کریم کا ترجمہ کیا۔ (۹) سنہ مذکور ھی میں امریکی پرسباترین پادری نے ترجمہ کیا جو دھلی سے سنہ مذکور میں شائع ہوا۔ (۱۰) ۱۲۸۵ھ/۱۸۶۵ع کا ایک (قلمی) ترجمہ قرآن برٹش میوزیم لندن میں محفوظ ہے۔ (۱۱) سنہ مذکور ھی کا ایک اور (قلمی) ترجمہ برٹش میوزیم لندن میں محفوظ ہے، یہ ترجمہ محمد ھاشم علی نے کیا تھا۔ (۱۲) ۱۲۸۸ھ/ میں محمد ھاشم علی کا ترجمہ قرآن لکھا گیا۔ یا شائع ہوا۔ (۱۳) ۱۲۹۰ھ/۱۸۷۳ع کا ایک (قلمی) ترجمہ ظہور الدین بلگرامی کا برٹش میوزیم لندن میں موجود ہے۔ (۱۴) ۱۲۹۹ھ/۱۸۸۱ع کا ایک ترجمہ نصیحت المسلمین کے نام سے گجراتی رسم الخط میں بمبئی سے شائع ہوا تھا۔

چودھویں صدی ھجری کے تراجم قرآن

(۸۶ — ۱۳۰۱ھ/۱۹۶۶ — ۱۸۸۳ع)

(۱) ۱۳۰۰ھ/۱۸۸۲ع میں کنھیا لال الکھداری کا ترجمہ قرآن شریف معری لدھیانہ سے شائع ہوا (۲) سنہ مذکور کے قریب ایک اور ترجمہ قرآن کیا گیا جس کا قلمی نسخہ سنٹرل اسٹیٹ لائبریری حیدرآباد دکن میں موجود ہے۔ (۳) ۱۳۰۲ھ/۱۸۸۴ع میں حسین علی خان نے ترجمہ کیا جس کا قلمی نسخہ کتب خانہ فیلسوف جنگ حیدرآباد دکن میں موجود ہے۔ (۴) ۱۳۰۴ھ/۱۸۸۴ع

میں سید علی محمد کا ترجمہ قرآن (بلا متن) غالباً کالپور سے شائع ہوا۔ (۵)
۱۳۰۶ھ/۱۸۸۸ع میں محمد قلی خان کانپوری کا ترجمہ لکھنؤ سے شائع ہوا۔
(۶) ۱۳۰۸ھ/۱۸۹۰ع میں فرمان علی اثنا عشری کا ترجمہ شائع ہوا۔ (۷)
۱۳۱۱ھ/۱۸۹۵ع میں محمد باقر کا ترجمہ قرآن سیالکوٹ سے شائع ہوا۔ (۸)
۱۳۱۳ھ/۱۸۹۵ع میں محمد حسن کا ترجمہ قرآن بلامتن شائع ہوا۔ (۹)
چودھویں صدی ھجری میں خالص تراجم کا آغاز مولوی نذیر احمد دھلوی نے کیا۔ ان کا ترجمہ ۱۳۱۳ھ/۱۸۹۵ع میں پہلی بار دھلی سے شائع ہوا۔ یہ وھی زمانہ ہے جب سر سید احمد خان اپنی تفسیرالقرآن لکھ رہے تھے اور مولوی عبدالحق حقانی تفسیر فتح المنان لکھ رہے تھے۔ مولوی نذیر احمد کا ترجمہ روز مرہ اور محاورہ کے اعتبار سے الوکھا ترجمہ ہے۔ (۱۰) ۱۳۱۴ھ/۱۸۹۶ع میں ظہورالدین خان اکمل کا ترجمہ لاھور سے شائع ہوا۔ (۱۱) ۱۳۱۸ھ/۱۹۰۰ع میں فتح محمد جالندھری کا ترجمہ ''فتح الحمید،، کے نام سے امرتسر سے شائع ہوا۔ (۱۲) ۱۳۱۸ھ/۱۹۰۰ع میں عاشق الہی میرٹھی نے ترجمہ کیا جو سنہ ۱۳۲۰ھ/۱۹۰۲ع میں لکھنؤ سے شائع ہوا۔ (۱۳) سنہ مذکور ھی میں مولانا فتح محمد جالندھری کا ترجمہ شائع ہوا۔ (۱۴) ۱۳۲۱ھ/۱۹۰۳ع میں عبدالمجید کا سرالبیان ترجمۃالقرآن دھلی سے شائع ہوا۔ (۱۵) سنہ مذکور ھی میں موضح القرآن کے نام سے لاھور سے ایک ترجمہ شائع ہوا۔ (۱۶) ۱۳۲۲ھ ۱۹۰۴ع میں نظام‌الدین حسن نانوتوی کا ترجمہ لکھنؤ سے شائع ہوا۔ (۱۷) ۱۳۲۳ھ/ ۱۹۰۵ع میں وحیدالزماں کا ترجمۃالقرآن امرتسر سے شائع ہوا۔ (۱۸) ۱۳۲۵ھ/۸-۱۹۰۷ع میں عبداللہ چکڑالوی کا ترجمۃالقرآن ۳ جلدوں میں لاھور سے شائع ہوا۔ (۱۹) ۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ع اور سنہ ۱۳۲۶ھ/۱۹۰۸ع کے درمیان مولوی عبداللہ چکڑالوی کا ترجمہ شائع ہوا۔ اس کے بعد مولوی سید احمد حسن اور مولوی ثناء اللہ امرتسری نے تفسیر کے ساتھ ترجمے لکھے۔ (۲۰) ۱۳۲۶ھ/۱۹۰۸ع میں مولانا اشرف علی تھانوی کا ترجمہ شائع ہوا۔

(۲۱) ۱۳۲۸ھ/۱۹۱۰ع میں حکیم نورالدین قادیانی کا ترجمہ آگرے سے شائع ہوا۔ (۲۲) سنہ مذکور ہی میں احسان‌اللہ عباسی کا ترجمہ قرآن (عم) گورکھپور سے شائع ہوا۔ (۲۳) ۱۳۳۰ھ/۱۹۱۱ع میں محمد علی شیخ کا ترجمہ دھلی سے شائع ہوا۔ (۲۴) سنہ مذکور ہی میں ابو محمد صالح کا ترجمہ مرادآباد سے شائع ہوا۔ (۲۵) ۱۳۳۰ھ/۱۹۱۱ع میں مرزا حیرت دھلوی کا ترجمہ شائع ہوا۔ (مولانا اشرف علی تھانوی نے مولوی نذیر احمد اور مرزا حیرت کے تراجم کی اصلاح میں دو رسالے لکھے ہیں۔) (۲۶) سنہ مذکور ہی میں مرادآباد سے مولانا احمد رضا خاں کا ترجمہ شائع ہوا۔ (۲۷) ۱۳۳۱ھ/۱۹۱۲ع میں مولوی مقبول احمد کا ترجمہ دھلی سے شائع ہوا۔ (۲۸) ۱۳۳۵ھ/۱۹۱۶ع میں فتح‌اللہ شیرازی نے ترجمہ قرآن مع حواشی مرتب کیا جس کا قلمی نسخہ حیدرآباد دکن میں محفوظ ہے۔ (۲۹) ۱۳۳۶ھ/۱۹۱۷ع میں فتح‌الدین ازہر کا ترجمہ قرآن حکیم شائع ہوا۔ (۳۰) ۱۳۳۸ھ/۱۹۱۹ع میں فخرالدین ملتانی کا ترجمہ قرآن حمید لاهور سے شائع ہوا۔ (۳۱) ۱۳۴۲ھ/۱۹۲۳ع میں مولانا محمود حسن کا ترجمہ بجنور سے شائع ہوا۔ یہ ترجمہ دراصل شاہ عبدالقادر کے ترجمے کو محاورہ حال کے مطابق کرکے لکھا گیا ہے۔ (۳۲) سنہ مذکور ہی میں مولوی محمد علی کا ترجمہ تفسیر کے ساتھ لاهور سے شائع ہوا (۳۳) اسی سال شمس‌الدین شائق ایزدی کا منظوم ترجمہ قرآن لاهور سے شائع ہوا۔ (۳۴) ۱۳۴۲ھ/۱۹۲۳ع میں عبدالهادی کا هادی‌التراجم (عم) لکھنؤ سے شائع ہوا۔ (۳۵) ۱۳۴۳ھ/۱۹۲۴ع میں خواجہ حسن نظامی کا ترجمہ دھلی سے شائع ہوا۔ (۳۶) ۱۳۴۴ھ/۱۹۲۵ع میں عبدالحکیم لاهوری کا ترجمہ غالباً لاهور سے شائع ہوا۔ (۳۷) ۱۳۴۵ھ/۱۹۲۶ع میں ثناء اللہ امرتسری کا ترجمہ قرآن امرتسر سے شائع ہوا۔ (۳۸) سنہ ۱۳۴۵ھ/۱۹۲۶ع میں سیٹھ یعقوب حسن نے ایام اسیری میں قرآن پاک کی آیات کو ترجمہ کے ساتھ مضامین کے لئے لحاظ سے مرتب کرکے ''کتاب‌الهدیٰ'' کے نام سے لکھا۔ یہ ترجمہ

حیدرآباد دکن سے سنہ مذکور ہی میں شائع ہوگیا تھا۔ (۳۹) ۱۳۴۶ھ/ ۱۹۲۷ع میں حبیب احمد کیرانوی کا ترجمہ قرآن، تفسیر کے ساتھ شائع ہوا۔ (۴۰) سنہ ۱۳۴۸ھ/۱۹۲۹ع میں نجم الدین سیوہاروی کا ترجمہ لاہور سے شائع ہوا۔ (۴۱) ۱۳۵۱ھ/۱۹۳۲ع میں ابو محمد صالح کا ترجمان القرآن حیدرآباد دکن سے شائع ہوا۔ (۴۲) ۱۳۵۴ھ/۱۹۳۵ع میں بشیرالدین محمود کا ترجمہ شائع ہوا۔ (۴۳) سنہ مذکور ہی میں حکیم یسین خاں کا ترجمۃالقرآن لاہور سے شائع ہوا۔ (۴۴) ۱۳۵۵ھ / ۱۹۳۶ع میں راحت حسین گوپال پوری کا ترجمہ بہار سے شائع ہوا۔ (۴۵) ۱۳۵۰ھ/ ۱۹۳۱ع اور ۱۳۵۵ھ/ ۱۹۳۶ع میں مولانا آزاد نے اپنا ترجمہ مکمل کیا۔ (۴۶) مذکورہ سنہ میں مرزا ابراھیم بیگ چغتائی نے اپنا منظوم ترجمہ پیش کیا۔ (۴۷) ۱۳۵۷ھ/ ۱۹۳۸ع میں آغا رفیق کا ترجمہ دھلی سے شائع ہوا۔ (۴۸) ۱۳۵۸ھ/۱۹۳۹ع میں غلام حسین نیازی پشاوری کا ترجمہ لاہور سے شائع ہوا۔ (۴۹) ۱۳۵۹ھ/ ۱۹۴۰ع میں نظارت تالیف قادیان کی طرف سے ترجمہ قرآن حمید لاہور سے شائع ہوا۔ (۵۰) ۱۳۵۹ھ / ۱۹۴۰ع میں بشیرالدین محمود نے تفسیر کبیر کے ساتھ ترجمہ پیش کیا۔ (۵۱) ۱۳۶۲ھ/ ۱۹۴۳ع میں اقبال حاتم کا ترجمہ لاہور سے شائع ہوا۔ (۵۲) ۱۳۶۱ھ / ۱۹۴۲ع میں شاہ ولی اللہ محدث دھلوی کے فارسی ترجمہ قرآن کا اردو ترجمہ مترجمہ شاہ محمد مظہراللہ (امام مسجد فتحپوری دھلی) دھلی سے شائع ہوا۔ (۵۳) ۱۳۶۲ھ/ ۱۹۴۳ع میں شعبۂ اشاعت قرآن نے ترجمہ پارۂ عم امرتسر سے شائع کیا (۵۴) ۱۳۶۴ھ / ۱۹۴۴ع میں محمد اسحاق کا ترجمۃ القرآن قادیان سے شائع ہوا/ (۵۵) ۱۳۶۵ھ/۱۹۴۵ع میں سیماب اکبرآبادی کا ترجمہ شائع ہوا۔ (۵۶) ۱۳۶۶ھ/ ۱۹۴۶ع میں سید محمد اشرف کچھوچھوی کا جزوی ترجمہ قرآن کریم شائع ہوا۔ (۵۷) ۱۳۶۸ھ/ ۱۹۴۹ع میں عبدالرحیم عرشی نے نصف قرآن کا منظوم ترجمہ کیا جس کا مسودہ گوالیار میں محفوظ ہے۔ (۵۸) ۱۳۷۰ھ/

۱۹۵۰ع میں عبدالدائم جلالی کا ترجمہ دھلی سے شائع ھوا۔ (۵۹) سنہ مذکور ھی میں فیروزالدین روحی کا ترجمہ کراچی سے شائع ھوا۔ (۶۰) ۱۳۷۱ھ/ ۱۹۵۲ع میں ابوالقاسم محمد عتیق کا ترجمہ لکھنؤ سے شائع ھوا۔ (۶۱) سنہ ۱۳۷۱ھ/۱۹۵۱ع میں مجیدالدین اثر زبیری کا ترجمہ کراچی سے شائع ھوا۔ (۶۲) ۱۳۷۲ھ/ ۱۹۵۲ع میں مولوی احمد حسن فاضل نے لاھور میں ترجمہ کیا۔ (۶۳) ۱۳۷۱-۲ھ/۳-۱۹۵۲ع میں احمد سعید دھلوی کا ترجمہ دھلی سے شائع ھوا۔ (۶۴) ۱۳۷۲ھ/۱۹۵۳ع میں افضل محمد اسمعیل کا ترجمہ شائع ھوا۔ (۶۵) ۱۳۷۳ھ/ ۱۹۵۳ع میں حکیم احمد شجاع اور مولانا ابو الحسنات کے تراجم تفسیروں کے ساتھ لاھور سے شائع ھوئے۔ (۶۶) ۱۳۷۳ھ/ ۱۹۵۴ع میں مولانا ابو الاعلی مودودی نے ترجمہ کے بجائے تفہیم کا کام کیا۔ (۶۷) سنہ مذکور ھی میں دھلی سے مولوی احمد سعید کا ترجمہ شائع ھوا۔ (۶۸) ۱۳۷۴ھ/ ۱۹۵۴ع مولانا عبدالماجد دریابادی کا ترجمہ تفسیر کے ساتھ شائع ھوا۔ (۶۹) ۱۳۷۵ھ/۱۹۵۶ع میں علی احمد خان کا آسان قرآن مجید لاھور سے شائع ھوا۔ (۷۰) سنہ مذکور ھی میں خلیل احمد سہارنپوری کا ترجمہ شائع ھوا۔ (۷۱) سنہ مذکور ھی میں روح اللہ کا ترجمہ شائع ھوا۔ (۷۲) ۱۳۷۸ھ/۱۹۵۸ع میں عبدالرحمن بن احمد کا ترجمہ لاھور سے شائع ھوا۔ (۷۳) ۱۳۷۹ھ/ ۱۹۵۹ع میں ایک جزوی ترجمہ بھوپال سے شائع ھوا۔ یہ منظوم ہے۔ (۷۴) ۱۳۸۰ھ/ ۱۹۶۰ع میں سید شمیم رجز کا منظوم ترجمہ لاھور سے شائع ھوا۔ (۷۵) غلام احمد پرویز کا ترجمہ مفہوم قرآن کے نام سے ۱۳۸۱ھ/ ۱۹۶۱ع سے چھپنا شروع ھوا ۱۳۸۲ھ/ ۱۹۶۲ع تک چار پارے چھپ چکے تھے۔ (۷۶) ۱۳۸۲ھ/ ۱۹۶۲ع میں رضا محمد نے نصف قرآن کا ترجمہ کیا۔ یہ گوالیار میں محفوظ ہے۔ (۷۷) ۱۳۸۶ھ/ ۱۹۶۶ع میں محمد اویس کا ترجمہ قرآن کریم منظوم کراچی سے شائع ھوا۔

اوپر ھم نے صرف ان تفاسیر و تراجم کا ذکر کیا ہے جن کے

مفسرین و مترجمین کے نام معلوم ہوسکے اور جن کے سنین طباعت و مقام طباعت کا علم ہوسکا۔ بہت سی ایسی تفاسیر اور تراجم بھی ہیں جن کے سنین طباعت اور مقام طباعت کا علم نہ ہو سکا۔ اس قسم کی تفاسیر و تراجم جو ہمارے علم میں ہیں ان کی تعداد بالترتیب ۱۰۰ اور ۳۰ ہے۔ اسی طرح بہت سی ایسی قلمی تفاسیر و تراجم بھی ہیں جن کے نہ مفسرین و مترجمین کا علم ہے اور نہ سنین تالیف کا، اس قسم کی تفاسیر و تراجم ۵۰ کے لگ بھگ ہیں اور مندرجہ ذیل کتب خانوں میں محفوظ ہیں:

(۱) اسٹیٹ سنٹرل لائبریری حیدرآباد دکن، (۲) کتب خانہ سالار جنگ، حیدرآباد دکن، (۳) کتب خانہ ادارہ ادبیات اردو، حیدرآباد دکن، (۴) مولانا آزاد لائبریری، علی گڑھ، (۵) خدا بخش لائبریری، پٹنہ، (۶) قومی عجائب گھر، کراچی، (۷) کتب خانہ خاص انجمن ترقی اردو، کراچی، (۸) پنجاب پبلک لائبریری لاھور، (۹) پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاھور، (۱۰) پشاور یونیورسٹی لائبریری، پشاور، (۱۱) اسلامیہ کالج لائبریری، پشاور، اور (۱۲) انڈیا آفس لائبریری، لندن وغیرہ وغیرہ۔

اردو تراجم و تفاسیر پر مکمل اور جامع تفصیلات فراہم کرنا کسی فرد واحد کا نہیں بلکہ ایک ایسی جماعت کا کام ہے جو ہوس زر سے مبرا ہو اور جس میں صرف حصول مقصد کی لگن ہو۔ اس لئے اگر اردو اور دنیا کی دیگر زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم و تفاسیر کے متعلق معلومات کی فراھمی کے لئے ایک بین الاقوامی ادارہ قائم کیا جائے۔ اور پھر ھر زبان میں اس کے مخلص محققین کے ذریعہ تراجم و تفاسیر کے متعلق تفصیلات فراہم کی جائیں تو یہ بڑا اہم کارنامہ ہوگا۔ اس سلسلے میں مشہور مستشرق ڈاکٹر محمد حمیداللہ (مقیم پیرس) نے اپنی سی کوشش کی ہے اور اپنی تالیف ''القرآن فی کل لسان،، میں ۶۳ زبانوں میں قرآنی تراجم کے معلومہ اعداد و شمار مہیا کئے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب موصوف کے اندازے کے مطابق دنیا کی سو سے زیادہ زبانوں میں قرآن کریم کے ترجمے اور تفسیریں لکھی جا چکی ہیں ۔ ہر زبان میں سرسری توجہ سے پہلے چند تفاسیر و تراجم کا پتا چلتا ہے لیکن جب تحقیق کی جاتی ہے تو راز ہائے سر بستہ کھلتے چلے جاتے ہیں ۔ اردو تراجم و تفاسیر ہی کو لیجئے، آج سے چند سال قبل اس قدر تراجم و تفاسیر کا علم نہ تھا جو راقم نے اپنے مقالے میں جمع کر دئیے ہیں ۔ ابتداء میں جو تفصیلات چند صفحات میں سما گئی تھیں تحقیق کے بعد وہ ایک مبسوط اور ضخیم جلد میں بھی سماتی نظر نہیں آتیں ۔

سندھی میں صرف چند تراجم و تفاسیر کا علم تھا، جرمن مستشرق ڈاکٹر شیمل کی تحقیق کے بعد ۲۷ تفاسیر و تراجم سامنے آئے ۔(۱) اسی طرح پنجابی میں معدودے چند تراجم کا علم تھا لیکن ڈاکٹر محمد باقر نے ۱۴ مطبوعہ تراجم کا پتا لگایا ۔ اور مولانا محمد عالم مختار حق نے ۴۶ تراجم کی تحقیق فرمائی ۔ (۲) بنگالی میں بھی چند تراجم کے سوا کچھ معلوم نہ تھا، بنگلہ اکیڈمی اور اسلامک اکیڈمی (مشرقی پاکستان) کی کوششوں سے ۴۲ جزوی اور مکمل تراجم کا پتا چلا ہے ۔(۳) اسی طرح پشتو میں حافظ محمد ادریس مرحوم (شعبہ عربی پشاور یونیورسٹی) کی تحقیق سے بہت سے تراجم و تفاسیر سامنے آئے ہیں ۔(۴)

دوسری مشرقی اور مغربی زبانوں میں تحقیق کے بعد بہت سے تراجم

---

(۱) اے ۔ ایم ۔ شیمل "سندھی زبان میں قرآن کے ترجمے اور تفسیریں" ، (انگریزی) بون، (جرمنی)

(۲) ڈاکٹر محمد باقر "پنجابی میں قرآن کے مطبوعہ تراجم" ، سیارہ ڈائجسٹ (لاہور) حصہ سوم، ۱۹۷۰ع

(۳) ذوالفقار احمد قسمتی "بنگلہ زبان میں تفاسیر و تراجم" ، سیارہ ڈائجسٹ (لاہور) حصہ دوم، ص ۱۹۶۹ع

(۴) حافظ محمد ادریس مرحوم، مقالہ جو ۱۹۶۴ع میں سندھ یونیورسٹی، حیدرآباد، میں اسلامک اسٹڈیز کانفرنس کے دوران ایک اجلاس میں پڑھا گیا۔

کا پتا چلا ہے۔ مثلاً ڈاکٹر محمد حمیداللہ کے اندازے کے مطابق ترکی میں سو تراجم ہوچکے ہیں، اسی قدر فارسی میں ہوچکے ہیں۔ پچاس سے زیادہ ترجمے انگریزی میں ہو چکے ہیں اور چالیس کے لگ بھگ لاطینی میں۔(٥)

مندرجہ بالا سرسری جائزہ سے تراجم و تفاسیر کی وسعت و ہمہ گیری کا علم ہوتا ہے۔ بلا شبہ اس عظیم ذخیرے کو یکجا کرنے کے لئے جو پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے ایک ایسے مرکزی اور بین الاقوامی ادارے کی ضرورت ہے جس کو ممالک اسلامیہ اور اسلام دوست مخیر مسلمانوں کا پورا پورا تعاون حاصل ہو اور پھر وہ ادارہ ''دائرۂ معارف قرآنیہ،، کا شایان شان آغاز کرے۔

— — — — —

اصلاح

بشارت احمد بشیر صاحب نے ربوہ سے لکھا ہے:۔

''جن تفاسیر کے بارے لکھا ہے کہ ربوہ سے شائع ہوئی ہیں وہ دراصل قادیان سے ہی پہلی بار شائع ہوئی تھیں۔ ربوہ کا سنگ بنیاد ١٩٤٨ میں رکھا گیا۔ اس سے قبل کی جملہ تفاسیر قادیان سے شائع ہوئی تھیں۔ اسی طرح ص ٣٩٣ کی سطر ١٣ میں مذکور ہے کہ موصوف کی ایک تفسیر دستور لارتقاء (سورۂ الاسراء) سن مذکور میں آگرے سے شائع ہوئی۔ یہ بھی درست نہیں۔ یہ تفسیر مولانا عبداللطیف صاحب بہاول پوری فاضل دیوبند نے ١٩٣٨ میں پہلی بار قادیان سے شائع فرمائی تھی اور اس کا دوسرا ایڈیشن ١٩٧٣ میں ربوہ سے شائع ہوا ہے،،۔

---

(٥) ''جنگ'' روزنامہ کراچی: ١١/ مارچ ١٩٦٦ء